نوحہ

شبیہِ پیمبر ، شبیہِ پیمبر ، شبیہِ پیمبر ، شبیہِ پیمبر
حق کی نشانی دیں کی جوانی یوسفِ ثانی اے میرے دلبر

زخموں سے بدن چور ہے لب پر یہ فغاں ہے
میں ڈھونڈوں کہاں ہائے میرا شیر کہاں ہے
آنکھوں میں آنسو دل پر نہیں قابو شہؑ سر کو جھکائے بیٹھے ہیں زمیں پر

اے میرے جری شیر میری آنکھ کے تارے
جانے سے تیرے ٹوٹ گئے آسرے سارے
رہ گئے تنہا اب شہِؑ والا اور اُدھر ہے لاکھوں کا لشکر

پہلے تو بہت پیار سے روتے ہوئے دیکھا
پھر بولے یہ لاشے سے لپٹ کر شہِؑ والا
آیا ہے بیٹا نامہِ صغراؑ خط میں اسے کیا بھیجوں میں لکھ کر

پانی کیلئے آس لگائے ہوئے بھائی
میں دیکھ رہی ہوں تیرا رستہ میرے بھائی
آجا میرے بھیا مر جائے نہ بہنا کہتی ہے سکینہؑ بیٹھی ہوئی در پر

شہؑ قتل ہوئے آخری اُمید بھی ٹوٹی 367
فریاد بھی مظلوموں کی سنتا نہیں کوئی
کس کو پکارے کس کو بلائے اے میرے بیٹا غم زدہ مادر

گزرا ہے ابھی موت کا طوفان ادھر سے
ڈر ڈر کے نہ مرجائیں یہ سہمے ہوئے بچے
چاروں طرف ہے دشتِ بلا میں خون کا دریا حشر کا منظر

شبیرؑ کی مسند بھی لعینوں نے جلادی
گھر لوٹ لیا آگ بھی خیموں کو لگادی
آ کے بچالے اے میرے پیارے آئے ہیں ظالم لوٹنے چادر

اعلان اذاں کرتی ہے اِس بات کا اب بھی
اسلام پہ تا حشر نہ آئے گی ضعیفی
دشت میں گوہرؔ دینِ خدا کو ایسی جوانی دے گیا اکبرؑ